نوٹس: حُسامی سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس



کلماتِ آغاز

الحمد للہ "**الفرید آن لائن اکیڈمی**" بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تا کہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

حسامی کے نوٹس

سوال: حسامی کے مصنف کا تعارف بیان کریں؟

جواب: **حسامی کے مصنف کا تعارف**

نام: محمد

والد کا نام: محمد

لقب: حسام الدین

کنیت: ابو عبد اللہ

نسبت: الاخسیکتی

مکمل نام: حسام الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عمر الاخسیکتی

ولادت و وفات: (---ھ، وفات: 644ھ) لم اطلع علی سن ولادتہ

تعارف

آپ رحمۃ اللہ علیہ ازبکستان کے صوبہ فرغانہ کے ایک علاقہ اخسیکت میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے نامور علماء اور فقہاء سے علم حاصل کیا، مختلف علوم میں کئی کتب لکھیں اور سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دفاع میں بھی کتابیں تحریر کیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب بیان کئے۔

اساتذہ: لم اجد۔

تلامذہ: جلال الدین محمد بن احمد بن عمر العیدی البخاری، محمد بن عمر نوجاباذی، فخر الدین محمد بن احمد بن الیاس۔

تعریفی کلمات

علامہ عبد الحئ لکھنوی بیان کرتے ہیں:" كان شيخا فاضلا إماما في الفروع والأصول"

(الفوائد البہیۃ، ص188، معطبۃ السعادۃ مصر)

ترجمہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ شیخ، فاضل اور اصول و فروع میں امامِ وقت تھے۔

تصانیف: منتخب حسامی، اس کے علاوہ ایک کتاب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "منخول" جو کہ امام اعظم کی تشنیع پر مشتمل ہے کی تردید میں لکھی۔

منتخب حسامی

حسامی اصول فقہ پر لکھی جانے والی ایک منفرد تصنیف ہے جس میں اصول اربعہ پر تفصیل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے بالخصوص اس کا چوتھا اصول یعنی قیاس کو مصنف نے بڑی تفصیل اور نہایت اعلیٰ انداز میں لکھا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مدارس کے نصاب میں صرف قیاس کی بحث شامل ہے، کئی اس پر شروحات اور حواشی لکھے جاچکے ہیں۔

عربی شروحات: الوافی شرح منتخب حسامی، التبیین، شرح منتخب، حاشیہ حسامی، تعلیم العامی فی تشریح الحسامی، النامی شرح حسامی، منتخب حاشیہ نامی (محمد حنیف رضوی بریلوی، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی انڈیا)۔

اُردو شروحات:

التقریر النامی اردو شرح حسامی (محمد اشرف نقشبندی، مطبوعہ لاہور)۔ شرح حسامی محمد حنیف عطاری۔ عطر نامی شرح حسامی (عارف محمود قادری، والضحیٰ پبلی کیشنز)۔ خلاصۃ الحسامی (مولانا عبد الرزاق بھترالوی، مکتبہ امام احمد رضا خاں راولپنڈی)۔ کفایۃ الحامی شرح حسامی (حافظ ممتاز احمد چشتی، مکتبہ مہریہ کاظمیہ ملتان۔ اغراض حسامی (محمد یوسف قادری، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ شرح حسامی (لیاقت علی رضوی، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ خلاصہ حسامی (عبد الواحد عطاری، الغنی پبلشرز کراچی)۔

صاحب حُسامی کے ترجمہ کے لئے درج ذیل کتب دیکھیں:

(حدائق الحنفیہ،ص280،مطبوعہ لاہور، الفوائد البہیہ ،ص188، معطبعۃ السعادۃ مصر ،الجواہر المضیہ،ج2،ص120،دائرۃ المعارف حیدرآباد،الاعلام للزرکلی،ج7،ص28،دارالعلم)

سوال: قیاس کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: درج ذیل ہے:

قیاس کا لغوی معنی:

قیاس کا لغوی معنی ہے اندازہ لگانا جس طرح کہا جاتا ہے "قِس النعلَ بالنعل "یعنی اس جوتے کا اس کے ساتھ اندازہ لگاؤ اور اِس کو اُس کے نظیر بناؤ۔

اصطلاحی معنٰی:

فقہاء کے نزدیک قیاس یہ ہے کہ اصل سے فرع کا حکم نکالا جائے۔ کیونکہ وہ فرع کا اصل کے ساتھ حکم اور علت میں اندازہ لگاتے ہیں اس لیے اسے قیاس کہتے ہیں۔

سوال: قیاس کی شرائط بیان کریں؟

جواب: قیاس کی شرائط درج ذیل ہیں:

- اصل اپنے حکم کے ساتھ خاص نہ ہو کسی دوسری نص کی وجہ سے۔ جیسے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ اکیلے کی شہادت کا قبول ہونا۔ یہ حکم آپ رضی اللہ عنہ کی کرامت کے طور پر ہے کسی اور کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔
- اصل قیاس کے مخالف نہ ہو۔ جیسے نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے کی وجہ سے وضو کا واجب ہونا۔
- وہ حکم شرعی جو نص ثابت ہے وہ ایسی فرع کی طرف متعدی ہو جو اس کی مثل ہو لیکن اس فرع میں نص نہ ہو۔ لہذا خمر کا نام ثابت کرنے کے لیے علت بیان کرنا اشربہ کے ساتھ یہ درست نہیں کیونکہ یہ حکم شرعی نہیں ہے۔
- تعلیل کرنے کے بعد اصل کا حکم باقی رہے جیسا کہ پہلے تھا کیونکہ نص کے حکم کو بدلنا اپنی رائے کے ساتھ باطل ہے جیسا کہ فروع میں باطل ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: "لا تبیعوا الطعام بالطعام الا سواء بسواء" ترجمہ: تم کھانے کی بیع کھانے کے ساتھ نہ کرو مگر برابر برابر؟ اس سے قلیل کو خاص کیوں کیا گیا؟

جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قول میں قلیل میں بیچ کرنا جائز ہے یہ مذکور ہی نہیں! بلکہ ہم إِنَّ الْأَصْلَ فِي الْأَشْيَاءِ الْحَلُّ کے تحت کہتے ہیں۔ اس لیے کہ نص میں دو چیزیں ہیں ایک "طعام" جو کہ مستثنیٰ منہ ہے، دوسری "برابر بیچنا" جو کہ مستثنیٰ اور حالت بھی ہے جبکہ طعام ذات ہے حالانکہ اصل قاعدہ ہے کہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ دونوں کا ہم جنس ہونا ضروری ہے۔ لہذا عموم کے ساتھ مستثنیٰ منہ طعام کے لئے حال ثابت کیا جائے گا اور وہ حال ہے اس کا تینوں حالتوں (یعنی کمی زیادتی، اندازہ لگانا اور برابر) میں ہونا ہے، پھر استثناء کے ذریعے تساوی والی حالت کو خارج کر کے حلال کیا باقی زیادتی اندازے والی حالت نص کے تحت داخل رہے اور حرام۔ لہذا مستثنیٰ منہ کی یہ تینوں حالتیں کثیر میں ہی ہوتی ہیں قلیل میں نہیں ہوتی، تو معلوم ہوا کہ قلیل کا معاملہ یہاں بیان نہیں۔

اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: "فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ" اس نص سے یہ حکم ثابت ہو رہا ہے کہ سوائم (چوپایہ جانوروں) کی زکوۃ میں پانچ اونٹوں پر ایک بکری دینا واجب ہے۔ یہاں فقیر کو قیمت شاۃ دینا بھی جائز ہے اس طرح کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾ یعنی سب کے رزق کا ضامن اللہ تعالی ہے، اور فقراء سے رزق کا وعدہ ہے لہذا اغنیاء پر زکوۃ کی صورت میں ایک حصہ مقرر فرمایا ہے تاکہ فقراء کی حاجت کی تکمیل ہو تو عین شاۃ سے فقراء کی تمام حاجتیں مکمل نہیں ہوتی بلکہ قیمت کی صورت میں مکمل ہوتی ہیں اور یہ دلالت النص سے ثابت ہو رہا ہے تعلیل کی وجہ سے نہیں۔

سوال: قیاس کا رکن کیا ہے؟

جواب: مقیس علیہ، مقیس، حکم اور مشترکہ علت۔ جبکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو وصف سے تعبیر کیا ہے جس کی تعریف یوں کی ہے: رکن وہ ہے جسے نص کے حکم پر علامت بنایا گیا ہو ان میں سے جس پر نص مشتمل ہے اور نص کے حکم میں فرع کو اس کی نظیر بنایا گیا ہو اس وصف کے فرع میں پائے جانے کے ساتھ۔

سوال: وصف کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ اس کے صالح ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: وصف وہ ہے جو مناسب ہو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان علتوں کے موافق ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف سے منقول ہیں۔ جیسے: ثیبّہ صغیرہ پر ولی کو ولایت حاصل ہوتی ہے اور اس میں علت صغیرہ کا اپنے آپ پر تصرف کرنے سے عاجز ہونا ہے جبکہ وصف "صالح" چار طرح سے ہو گا:

- عین وصف عین حکم میں مؤثر ہو۔
- عین وصف جنس حکم میں مؤثر ہو۔
- جنس وصف عین حکم میں مؤثر ہو۔
- جنس وصف جنس حکم میں مؤثر ہو۔

سوال: اِستحسان کا لغوی واصطلاحی معنٰی بیان کریں؟

جواب: استحسان کا لغوی معنٰی ہے کسی چیز کو اچھا شمار کرنا جبکہ اصطلاح میں استحسان وہ قیاس خفی ہے جب اس کا اثر مضبوط ہو۔

سوال: استحسان کو قیاس پر مقدم کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: استحسان کو قیاس پر مقدم اثر کی قوت اور صحت کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اور قیاس کو مقدم کیا جاتا ہے اس کے باطنی امر کے صحیح ہونے کی وجہ سے اُس استحسان پر جس کا اثر ظاہر ہو اور فساد مخفی ہو کیونکہ اعتبار اثر کی قوت اور اس کی صحت کا ہے، ظاہر ہونے کا نہیں۔

سوال: قیاس کے مقدم ہونے کی مثال بیان کر دیں؟

جواب: جیسے قرآن مجید میں رکوع بول کر اس سے سجدہ مراد لیا گیا ہے۔ ﴿وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ﴾ لہذا رکوع سے سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ استحسان کا ظاہری اثر یہ ہے کہ رکوع الگ ہے اور سجدہ الگ ہے دونوں کی حقیقتیں مختلف ہیں، جس طرح سجدہ رکوع سے ادا نہیں ہوتا، نماز کا رکوع سجدے سے ادا نہیں ہوتا تو اسی طرح سجدہ تلاوت رکوع سے ادا نہیں ہو گا۔ یہاں استحسان کا ظاہری اثر مضبوط اور قیاس کا کمزور ہے وجہ: کیونکہ قیاس نے مجاز کا اور استحسان نے حقیقت کا سہارا لیا ہے۔

سوال: استحسان کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: درج ذیل ہے:

- المستحسن بالنص: یعنی جس استحسان کا حکم نص سے ثابت ہو۔
- المستحسن بالاجماع: یعنی جس استحسان کا حکم اجماع سے ثابت ہو۔
- المستحسن بالضرورۃ: یعنی جس استحسان کا حکم عرف عام سے ثابت ہو۔
- المستحسن بالقیاس الخفی: یعنی جس استحسان کا حکم قیاس خفی سے ثابت ہو۔

ان اقسام میں سے جو حکم قیاس خفی کے ذریعے ثابت ہو اس کو متعدی کرنا صحیح ہے، باقی کو نہیں۔

سوال: کیا استحسان علت کے خصوص کی قبیل سے ہے یا نہیں؟

جواب: ہمارے نزدیک استحسان علت کی تخصیص کے قبیل سے نہیں ہے۔ کیونکہ وصف نص، اجماع، اور ضرورت کے مقابلہ میں علت نہیں ہے لہذا حکم کا نہ ہونا علت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ کسی مانع کی وجہ سے ہے علت کے پائے جانے کے ساتھ۔

اسی طرح حکم ان تمام علتوں کے بارے ہے جو مؤثر ہیں۔ جیسے: روزے دار جب اس کے حلق میں پانی ڈال دیا گیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا روزے کے رکن کے فوت ہونے کی وجہ سے اور لازم آئے گا اس پر ناسی کا ایسا کرنا تو جس نے علت کے خصوص کو جائز قرار دیا وہ کہے گا علت کا حکم بیان کرنا ممتنع ہے کسی مانع کی وجہ سے اور وہ اثر ہے۔ جبکہ ہم نے کہا یہاں پہ حکم نہیں پایا جا رہا علت کے نہ ہونے کی وجہ سے کیونکہ ناسی یعنی بھولنے والے کا فعل منسوب ہے شریعت کی طرف جس کی طرف سے فعل معاف ہو گیا لہذا روزہ باقی ہے اس کے رکن کے باقی ہونے کی وجہ سے نہ کہ کسی مانع کی وجہ سے رکن کے فوت ہونے کے ساتھ۔

سوال: قیاس کا حکم کیا ہے؟

جواب: قیاس کا حکم یہ ہے کہ نص کے حکم کو ثابت کرنا اس کی طرف کہ جس میں نص نہیں ہے تا کہ حکم اس میں ثابت ہو جائے غالب رائے کے ساتھ غلطی کے احتمال کے ساتھ۔

سوال: علت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: علت کی دو قسمیں ہیں:

← علت طردیہ۔

← علت مؤثرہ۔

سوال: علت طردیہ کی وجہ سے ہونے والے اعتراضات کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: چار صورتیں ہیں:

← القول بموجب العلۃ: علت کے موجب کے ساتھ قول کرنا۔

← ممانعت۔

← فسادِ وضع کا بیان کرنا۔

← مناقضہ۔

پہلی صورت: القول بموجب العلۃ

اس چیز کو لازم کرنا جسے علت بیان کرنے والے نے اپنی علت کے ساتھ لازم کیا۔ جیسے: رمضان شریف کے مہینے میں روزہ فرض ہے لہذا یہ ادا نہیں ہو گا مگر نیت معین کرنے کے ساتھ جبکہ ہم اسے جائز قرار دیتے ہیں مطلق نیت کے ساتھ اس بنیاد پر کہ یہ پہلے سے ہی متعین ہے۔

دوسری صورت: ممانعت

یعنی معترض معلّل کی دلیل کے تمام مقدمات یا بعض معین کا انکار کرے۔ ممانعت کی چار قسمیں ہیں:

- نفس علت کا انکار کرنا۔
- علت کے صالح للحکم کا انکار کرنا۔
- نفس حکم کا انکار کرنا۔

- علت کی طرف حکم کے منسوب ہونے کا انکار کرنا۔

تیسری صورت:فساد وضع

جیسے جب زوجین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے تو دونوں کے درمیان جدائی واجب ہے اور جب دونوں میں سے کوئی ایک مرتد ہو جائے تو نکاح باقی ہے تو یہ وضع کے اعتبار سے فاسد ہے اس لیے کہ مسلمان ہونا یہ حقوق کو ختم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ردت معافی کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

چوتھی صورت:مناقضہ

اس کا لفظی مطلب ہے "تخلف حکم" یعنی علت تو موجود ہو مگر حکم موجود نہ ہو۔

علت مؤثرہ:

اس میں اس سائل کے لیے کوئی صورت نہیں مگر ممانعت کے بعد وہ معارضہ کرے اس لیے کہ یہ علت منافضہ کا احتمال نہیں رکھتی اور نہ ہی فساد وضع کا بعد اس کے کہ اس کا اثر کتاب اللہ، سنت رسول یا اجماع امت کے ساتھ ظاہر ہو گیا لیکن جب مناقضہ تصور کیا جائے تو واجب ہے اس کو دور کرنا چار طریقوں سے۔ جیسے ہم نے کہا کہ جو سبیلین کے علاوہ سے خارج ہو یہ ایسی نجاست ہے جو انسان کے بدن سے خارج ہوئی ہے تو یہ بھی ناپاک ہے لیکن اس پر اعتراض وارد ہو گا جب وہ نجاست نکلے مگر اپنے محل سے بہے نہ تو ہم اس کو دور کرتے ہیں پہلے وصف کے ساتھ اس طرح کے یہ نکلی نہیں ہے کیونکہ ہر جلد کے نیچے رطوبت ہوتی ہے اور ہر رگ میں خون ہوتا ہے تو جب جلد اس سے ہٹی تو یہ ظاہر ہوئی ہے، خارج نہیں۔

سوال: معارضہ کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: معارضہ کی دو صورتیں ہیں:

← معارضہ جس میں مناقضہ ہو۔

← خالص معارضہ۔

وہ معارضہ جس میں مناقضہ ہو اس کو قلب کہتے ہیں اور قلب کی دو صورتیں ہیں:

← پہلی صورت: یہ ہے کہ علت کا حکم بن جانا اور حکم کا علت بن جانا۔ یہ ماخوذ ہے "قلب الاناء" سے۔ جیسے: کفار بھی ایک جنس سے ہیں لہذا ان کے باکرہ مرد و عورت کو 100 کوڑے مارے جائیں گے اور ان کے ثیبہ مرد و عورت کو رجم کیا جائے گا مسلمانوں کی طرح۔ جبکہ ہم نے کہا مسلمانوں کی باکرہ کو سو کوڑے مارے جائیں گے کیونکہ ان کی ثیبہ کو رجم کیا جائے گا۔

← دوسری صورت: علت کو اس طرح پلٹ دینا کہ وہ معلل کے حکم کے لئے مثبت نہ بنے بلکہ معلل کے حکم کے خلاف پر دلالت کرے۔ یعنی پہلے وہ علت معلل کے حق میں تھی اور معترض کے خلاف تھی بعد میں وہ معلل کے خلاف اور معترض کے حق میں بن جائے تو یہ قلب الجراب" یعنی توشی دان" کو پلٹنے سے ماخوذ ہے۔

مثال: احناف کے نزدیک رمضان المبارک کے فرض روزوں کے لیے تعیین نیت شرط نہیں جبکہ شوافع کے نزدیک تعیین نیت شرط ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قضاء روزوں پر قیاس کرتے ہیں کہ جس طرح قضاء اور نذر کے روزوں میں تعیین نیت شرط ہے اسی طرح رمضان کے روزوں کے لیے بھی تعیین نیت شرط ہے اور اس میں علت " فرضیت " ہے۔

ہم نے کہا: یہ بات درست ہے کہ فرض عبادت کے لیے تعیین نیت شرط ہے لیکن اس میں فقط ایک مرتبہ تعیین ہونے کے بعد دوسری تعیین کی ضرورت نہیں، جیسے قضاء روزوں میں بندہ نیت کرتا ہے تو بعد میں دوسری تعیین کرنے کی ضرورت نہیں، تو اسی طرح رمضان کے ادا روزوں کے لیے بھی تعیین من جانب اللہ ہو جاتی ہے تو دوبارہ اس کی تعیین کرنے کی ضرورت نہیں لہذا رمضان کے روزوں کے لیے تعیین نیت شرط نہیں۔

سوال: معارضہ خالصہ کی کتنی صورتیں ہیں ؟

جواب: دو صورتیں ہیں:

(1) معارضة في حكم الفرع: اس کا مطلب ہے کہ معترض یہ کہہ کہ معلل نے جو فرع میں حکم ثابت کیا ہے میرے پاس ایسی دلیل ہے جو اس حکم کے خلاف کو ثابت کرے۔

مثال: عند الشوافع مسح الر اس میں تثلیث مسنون ہے آپ اعضاء مغسولہ پر قیاس کرتے ہیں اور علت رکنیت" بیان کرتے ہیں۔ ہم نے کہا: ایسی دلیل ہے جو آپ کے حکم کے خلاف پر دلالت کرے کہ عندنا: اس مسح میں تثلیث مسنون نہیں ہم اس کو مسح علی الخفین پر قیاس کرتے ہیں اور علت مسح ہے، جس طرح اصل میں مسنون نہیں اسی طرح فرع میں بھی مسنون نہیں، ہم نے حکم کے برعکس حکم ثابت کیا۔

(2) معارضة في علت الاصل : یعنی معترض یہ کہہ کہ اصل کی علت یہ نہیں جو آپ نے بیان کی ہے بلکہ اس کے علاوہ دوسری علت مراد ہے۔اس قسم کا نام "مفارقہ" بھی ہے کیونکہ یہ حکم اور علت میں فرق کر دیتا ہے۔اور یہ معارضہ باطل ہے۔

مثال: احناف کے نزدیک لوہے کو لوہے کے بدلے تفاضلا بیچنا جائز نہیں سود ہے ، ہم نقدین (یعنی سونا چاندی)پر قیاس کرتے ہیں اس میں علت "جنس مع القدر" ہے۔

امام شافعی کے نزدیک: اصل یعنی نقدین میں علت جنس مع القدر نہیں بلکہ اس میں " ثمنیت" علت ہے جو کہ لوہے میں نہیں لہذا لوہے کو تفاضلا بیچنا جائز ہے، سود نہیں۔

احناف کی طرف سے جواب: آپ کا اس معارضہ کے ذریعے رد کرنا درست نہیں، اس کے درست نہ ہونے کی دو وجہیں ہیں، پہلی وجہ: آپ کی علت "ثمنیت" متعدیہ علت نہیں بلکہ علت قاصرہ ہے اور علت قاصرہ ہے جس سے دلیل لینا درست نہیں۔ دوسری وجہ: اور اگر مان لیا جائے کہ یہ علت قاصرہ نہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی حکم کی کئی علتیں ہوں جو آپ شوافع مراد لے رہے ہیں وہ نہ ہو بلکہ ہماری علت موجود ہو۔ جس طرح عندنا چونے کو چونے کے بدلے تفاضلا بیچنا سود ہے علت جنس مع القدر ہے اور اس کا مقیس علیہ گندم ہے اس کی علت ذخیرہ کرنا ہے تو اس میں ایک حکم کی دو علتیں ہیں ایک جنس مع القدر اور دوسری ذخیرہ کرنا۔الغرض معلوم ہوا کہ معارضہ خالصہ کی دوسری قسم معارضہ فی علت الاصل باطل ہے۔

سوال: جب قیاس کا دوسرے قیاس کے ساتھ معارضہ آجائے تو کیا کریں گے؟

جواب: جب قیاس کا کسی دوسرے قیاس کے ساتھ معارضہ آجائے تو وہاں پہ ترجیح دی جائے گی اور ترجیح یہ ہے کہ دو برابر چیزوں میں سے ایک کو فضیلت دینا دوسری پر وصف کے اعتبار سے۔

سوال: ترجیح کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: ترجیح کی 4 صورتیں ہیں:

- الترجیح بقوة الأثر : یعنی جب دو دلیلوں میں تعارض ہو جائے تو ان دونوں میں سے جس کی دلیل میں قوت ہو گی اس کو دوسرے پر ترجیح دیں گے جس طرح استحسان (یعنی قیاس خفی) اور قیاس میں تعارض کے وقت جس کا اثر خفی قوی ہوتا ہے اس کو مقدم کیا جاتا ہے۔

مثال: دو گواہوں میں تعارض ہو اور ان میں ایک عادل اور دوسرا غیر عادل (یعنی فاسق) ہو تو عادل کو عدل کی وجہ سے غیر عادل فاسق پر مقدم کیا جائے گا اور اس کی گواہی کو قبول کریں گے۔

- الترجیح بقوة اثباته: مشہود بہ حکم میں وصف کی قوت کے سبب ترجیح دینا، یعنی دلائل جب متعارض ہو جائیں اور ایک دلیل ایسی ہو جس کے حکم کو ہمیشہ علت لازم ہو (کہ جب بھی وہ حکم ہو تو وہ ہی علت پائی جائے) اور دوسری دلیل کے حکم کی علت اس حکم کو لازم نہ ہو (یعنی کبھی حکم موجود ہو لیکن علت موجود نہ ہو) تو جس کو علت لازم ہے اس کو دوسرے پر مقدم کیا جائے گا۔

مثال: عند الاحناف: مسح میں عدم تثلیث مسنون ہے علت "مسح" ہے اور عند الشوافع: مسح میں تثلیث مسنون ہے علت رکنیت ہے، اس میں شوافع کی علت حکم کو لازم نہیں کہ اس سے علت جدا ہوتی ہے جس طرح نماز میں رکوع وسجدہ فرض ہے اس میں رکنیت علت تو ہے مگر تثلیث مسنون نہیں، کلی کرنا وضو میں فرض نہیں جبکہ تثلیث ہے لہذا حکم ہے، علت نہیں۔ بر خلاف ہماری بیان کردہ علت مسح کے اس کو عدم

تثلیث لازم ہے جہاں مسح ہو گا وہاں عدم تثلیث ہو گی جیسے: مسح علی الخفین، تیمم وغیرہ میں حکم عدم تثلیث ہے۔

- الترجیح بکثرت الأصول: مقیس علیہ کی کثرت کے سبب ترجیح دینا کیونکہ کثرت اصول میں وصف کے ساتھ لزوم حکم کی زیادتی ہوتی ہے مطلب کہ جب دو قیاس میں تعارض ہو جائے اور ایک کے مقیس علیہ زیادہ جبکہ دوسرے کے کم ہوں تو زیادہ مقیس علیہ والے قیاس کو دوسرے پر ترجیح دی جائے گی۔

مثال: عند الاحناف: مسح میں عدم تثلیث مسنون ہے علت "مسح" ہے اور عند الشوافع: مسح میں تثلیث مسنون ہے علت رکنیت ہے، یہاں شوافع کی دلیل کا مقیس علیہ فقط ایک ہے اعضائے مغسولہ جبکہ احناف کے مقیس علیہ زیادہ ہیں مسح علی الخفین، تیمم وغیرہ۔

- الترجیح بالعدم عند عدمہ: وصف کے نہ پائے جانے کے وقت حکم کے نہ پائے جانے سے ترجیح دینا۔ ترجیح کی یہ قسم ضعیف ہے کیونکہ "عدم" کوئی چیز نہیں تو اس سے ترجیح کیسے حاصل ہو!

سوال: جب ترجیح کی ان چار قسموں کا آپس میں تعارض آجائے تو پھر کیا ہو گا؟

جواب: جب ترجیح کی ان چار قسموں کا آپس میں تعارض آجائے تو ذات کے ساتھ ترجیح دینا اولیٰ ہے حال کے ساتھ ترجیح دینے سے۔ اس لیے کہ حال ذات کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور ذات کے تابع ہوتا ہے اور تابع صلاحیت نہیں رکھتا اصل کو باطل کرنے کی۔

سوال: احکام کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: احکام کی چار صورتیں ہیں:

← خالص حقوق اللہ۔

← خالص حقوق العباد۔

← جس میں دونوں حق جمع ہوں اور اللہ تعالی کا حق اس میں غالب ہو۔ جیسا کہ حد قذف۔

← جس میں دونوں حق جمع ہوں اور بندے کا حق غالب ہو جیسا کہ قصاص۔

سوال: حقوق اللہ کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: حقوق اللہ کی اٹھ قسمیں ہیں:

- خالص عبادات: جیسا کہ ایمان، نماز، زکوۃ وغیرہ۔
- کامل عقوبات: جیسے شرعی حدود۔
- ناقص عقوبات: جیسے وراثت سے محروم ہونا قتل کی وجہ سے۔
- وہ حقوق جو دائر ہوتے ہیں عبادت اور عقوبت کے درمیان جیسا کہ کفارات۔
- عبادت جس میں مشقت کا معنی ہو۔ جیسا کہ صدقہ فطر۔
- عبادت جس میں قربت کا معنی ہو۔ جیسے عشر۔ اس لیے یہ کافر پر واجب نہیں ہوتا۔
- مشقت جس میں قربت کا معنیٰ ہو۔ جیسے خراج۔
- وہ حق جو اپنی ذات کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ جیسے مال غنیمت۔

سوال: وہ چیزیں جو احکام مشروعہ سے تعلق رکھتی ہیں ان کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: ان کی چار صورتیں ہیں:

← سبب

← علت

← شرط

← علامت

سبب کی دو قسمیں ہیں:

- سبب حقیقی: وہ ہے جو حکم تک پہنچنے کا زریعہ ہو بغیر اس کے کہ اس کی طرف حکم کا وجوب یا وجود منسوب ہو اور نہ ہی اس میں علتوں کے معنی سمجھے جائیں لیکن اس کے درمیان اور حکم کے درمیان ایک ایسی علت ہو جس کی سبب کی طرف نسبت نہ ہو۔ جیسے چور کی رہنمائی کرنا کسی کے مال پر تاکہ وہ اسے چرا لے۔
- سبب مجازی: جیسے یمین باللہ کا کفارہ کا سبب ہونا۔

علت:

وہ ہے جس کی طرف حکم منسوب ہو وجوب کے اعتبار سے۔ جیسے بیع ملکیت کی علت ہے اور نکاح حلت کی علت ہے۔

فائدہ:

جب حکم کا تعلق دو وصفوں کے ساتھ ہو اور وہ دونوں موثر ہوں تو ان میں سے آخری وجود کے اعتبار سے حکم کی علت ہو گا۔

شرط:

وہ ہے جس کی طرف حکم منسوب ہو وجود کے اعتبار سے نہ کہ وجوب کے اعتبار سے۔ اور کبھی شرط کو علت کے قائم مقام کیا جاتا ہے جیسا کہ راستے میں کنواں کھودنا۔

علامت:

وہ ہے جس کی وجہ سے حکم کا وجود جانا جائے بغیر اس کے کہ حکم کے وجوب یا وجود کا اس تعلق ہو۔

سوال: کیا عقل ان علتوں میں سے ہے جو حکم کو لازم کرتی ہیں؟

جواب: اس میں اہل علم کا اختلاف ہے:

- معتزلہ نے کہا عقل ایسی علت ہے جو لازم کرتی ہے اس کو جس کو یہ اچھا جانے اور حرام کرتی ہے اس کو جسے برا جانے قطعی طور پر۔
- اشاعرہ نے کہا: عقل کا بالکل اعتبار نہیں سماع کے بغیر۔ لہذا جس نے شرک کا عقیدہ رکھا اور اسے اسلام کی دعوت نہ پہنچی تو وہ معذور ہے۔
- صحیح قول یہ ہے کہ عقل کا اعتبار ہے اہلیت کو ثابت کرنے کے لیے۔

سوال: اہلیت پر کلام کتنے طریقوں سے ہوتا ہے؟

جواب: اس پر کلام دو طرح سے ہوتا ہے:

- ❖ اہلیت کا بیان۔
- ❖ ان امور کا بیان جو اہلیت پر عارض ہوتے ہیں۔

اہلیت:

اہلیت کی دو صورتیں ہیں:

- ❖ واجب ہونے کی اہلیت۔
- ❖ ادائیگی کی اہلیت۔

فائدہ:

اہلیت الاداء کی دو صورتیں ہیں: قاصر اور کامل۔

سوال: وہ امور جو اہلیت پر عارض ہوتے ہیں ان کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: وہ امور جو اہلیت پر عارض ہوتے ہیں ان کی دو صورتیں ہیں:

← سماوی۔

← مکتسب۔

امور سماویہ جیسے:

○ صغر

- جنون
- کم عقلی
- نسیان
- نیند
- بے ہوشی
- غلامی
- مرض
- حیض
- نفاس
- موت

امور مکتسبہ:

ان کی دو صورتیں ہیں کہ وہ خود انسان کی اپنی طرف سے ہوں گے یا اس کے غیر کی طرف سے ہوں گے۔ وہ جو انسان کی طرف سے ہوں جیسے جہالت، بے وقوفی، نشہ، مذاق، خطا، سفر۔ جو اس کے غیر کی طرف سے ہوں جیسے اِکراہ جس میں مجبور کیا گیا ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔

ہمارے دیگر کتب کے نوٹس اور مختصر تالیفات کے نام

فتاویٰ شامی کتاب الطلاق کے نوٹس سوالاً جواباً

کتاب البیوع کے نوٹس سوالاً جواباً

کتاب الوقف کے نوٹس سوالاً جواباً

المعتقد المنتقد کے نوٹس سوالاً جواباً

الاشباہ والنظائر کے نوٹس سوالاً جواباً

شرح عقود رسم المفتی کے نوٹس سوالاً جواباً

عقیدۂ طحاویہ کے معروضی سوالات

اجل الاعلام کا خلاصہ اور نقشہ جات

نور الایضاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔

قدوری شریف کے نوٹس سوالاً جواباً

ہدایہ شریف کے نوٹس سوالاً جواباً

اصول الشاشی کے نوٹس سوالاً جوابا

حُسامی کے نوٹس سوالاً جواباً

شرح ملّا جامی کے نوٹس سوالاً جواباً

کافیہ کے نوٹس سوالاً جواباً

المعتقد المنتقد کے معروضی سوالات

ہدایۃ النحو کے نوٹس سوالاً جواباً

شرح مائۃ عامل کے نوٹس سوالاً جواباً

مرقات کے نوٹس سوالاً جواباً

نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر کے نوٹس سوالاً جواباً

تیسیر مصطلح الحدیث کے نوٹس سوالاً جواباً

مقدمۃ الشیخ کے نوٹس سوالاً جواباً

مناظرہ رشیدیہ کی تعریف

تلخیص المفتاح کے نوٹس سوالاً جواباً

مختصر المعانی کے نوٹس سوالاً جواباً

دروس البلاغہ کے نوٹس سوالاً جواباً

علم حدیث اور فقہاء احناف

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات

سیرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حجیت حدیث اور منکرین حدیث کا رد

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق

ویلنٹائن ڈے کی شرعی حیثیت

تراجم المصنفین

آسان قواعد النحو

سات روزہ دورۂ نحو

صرف و نحو کے نقشہ جات

یہ سب کتب اور نوٹس پڑھنے اور فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے گوگل پر اُردو میں سرچ کریں: احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس۔

احمد نواز قادری عطاری جلالی